

کاسہ گدائی کو اس اعتبار سے آنکھ کا استعارہ سمجھا جاسکتا ہے کہ حسن سے استفادے کا اولین ذریعہ آنکھ ہے اور کاسہ بہ لحاظ وضع آنکھ سے مشابہ ہوتا ہے۔

۴۔ شرح :- خواجہ حالی اس شعر کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "تو نے ایک مشتاق قتل کو بے جرم سمجھ کر اس لیے قتل نہیں کیا کہ خونِ بے گناہ اپنی گردن پر نہ لے، مگر اب تیری گردن پر بجائے خونِ بے گناہ کے حق آشنائی کا رہے گا۔ اے قاتل! تو نے مجھے اس وجہ سے قتل کرنا گوارا نہ کیا کہ میرا کوئی جرم اور کوئی قصور نہ تھا اور بے جرم و بے گناہ کو مارنے کا خون گردن پر سوار رہتا ہے، لیکن میں تیرے ہاتھوں شہادت پانے کا آرزو مند تھا اور دوستی کا حق یہی تھا کہ تو میری یہ آرزو پوری کر دیتا۔ تیرا خیال میری بے گناہی کی طرف گیا، مگر بے گناہ کے خون سے بچنے کے اضطراب میں دوستی کا حق تیری گردن پر رہ گیا۔"

۵۔ شرح :- بے دست و پائی اور بیچارگی تقاضا کر رہی تھی کہ اس حالت کی شکایت ضرور کرنی چاہیے۔ میں بے زبان تھا۔ شکایت کی غرض سے یہ آواز پیدا ہوئی کہ مجھے زبان مل جائے۔ اسثناء میں محبوب کو میری بیچارگی و بے زبانی پر رحم آگیا اور شکایت کی نہ محض ضرورت نہ رہی، بلکہ جس حالت کی شکایت کرنی تھی وہی عین میری مراد بن گئی۔ اس لیے زبان کی آرزو میری بے زبانی کے شکریے میں سرگرم ہے کہ کچھ کہنا نہ پڑا اور اس کے بغیر ہی محبوب کا التفات حاصل ہو گیا۔

۶۔ شرح :- چمن کے جلوے سے مراد فصلِ بہار کی آمد ہے، کیونکہ اسی سے چمن میں شادابی اور رونق پیدا ہوتی ہے۔ پھول کھلتے ہیں اور خوشبو ہر طرف بکھرنے لگتی ہے۔ بہار ہی کا موسم شاعر کے دل میں خاص جوش اور ولولہ پیدا کرتا ہے اور اس کے بیان میں رنگینی و شگفتگی آ جاتی ہے۔ مرزا کہتے ہیں کہ وہی بہار ہے، جس نے چمن میں رونق تازہ کر دی اور میرے دل سے رنگین و دلآویز نغمے اٹھنے لگے۔ گویا ایک ہی سبب ہے، یعنی بہار جس نے چمن میں پھول کی خوشبو کا رنگ